نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ۸ | قیمت سالیانہ مع محصول ۵

نمبر ۳۲ - جلد ۷ | لودیانہ ۷ اگست ۱۸۷۹ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل تازہ

باغ جہاں میں حضرت عیسیٰ کی دھوم ہے
جاری مدام چشمۂ فیض عموم ہے

روز ازل سے تا ابد اُسکا رہیگا نام
مخلوق کو فنا ہے وہ حی القیوم ہے

خالق کے دہنے تخت فلک پر ہے جلوہ گر
گرد اُسکے دست بستہ ملک کا ہجوم ہے

واقف وہی ازل سے ہے اسرار غیب کا
تازہ اُسی سے نخل ریاض علوم ہے

جاروب کش ہے اُسکی چمن میں سدا بہار
گنجایش خزاں ہے نہ دخل سموم ہے

نور خدا ہے ابن خدا خاتم الرسل
کُل ملکیت اُسکی ہے جو مرزبوم ہے

نور افشاں

مسیح کا جی اُٹھنا

——انجیل میں لکھا ہے کہ فرشتہ نے مریم مگدلینی اور دوسری مریم سے مسیح کے حقمیں کہا کہ جلد جاکے اُسکے شاگردوں سے کہو کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا ہے۔ مسیح کے مصلوب ہونیکے دن اُسکے شاگردوں کو افسوس ہوا ہوگا کیونکہ اُنہوں نے خیال کیا ہوگا کہ اُسنے ہمکو فریب دیا اُسکی قدرت اسقدر نہیں تھی کہ جسقدر اُسنے دعویٰ کیا تھا۔ اگر وہ اپنے دعوے کے موافق قدرت رکھتا تو ضرور موت کے قبضہ میں نہ آتا اب چونکہ وہ اپنے دعویٰ کے برخلاف مرچکا ہے اسواسطے اُسپر ہمکو بھروسہ نہیں ہے +

گر وہ فی الحقیقت جیسا کہ اُسکے شاگردوں کا خیال تھا مرجاتا تو البتہ شاگردوں کے لئے بڑے افسوس کی بات ہوتی کیونکہ وے بالکل ناامید اور مایوس ہوجاتے اور انکو ہرگز معلوم نہ ہوسکتا اور نہ وے یقین کرسکتے کہ اُسکا یہہ دعویٰ کہ میں خدا کا بیٹا ہوں حق حق ہے کہ نہیں لیکن خدا کا شروع ہی سے یہہ ارادہ نہیں تھا کہ میرا پیارا اور اکلوتا بیٹا قبر میں اور مردوں کی طرح سوتا رہے چنانچہ (۱۶ زبور) میں لکھا ہے کہ اسی سبب سے میرا دل خوش ہے اور میری شوکت شاد۔ میرا جسم بھی اُمید میں چین کریگا کہ تو میری جان کو پاتال میں رہنے نہ دیگا اور تو اپنے قدوس کو سڑنے نہ دیگا۔ غور کرنا چاہئے کہ یہہ پیشینگوئی جو زبور میں لکھی گئی خاص مسیح کے حقمیں پوری ہوئی یعنے وہ قبر میں نہیں سڑا اور نہ اُسکی جان پاتال میں رہی اور نہ اُسکے جسم کو کچھ تکلیف ہوئی اور نہ اُسکے دل کو کچھ رنج پہونچا بلکہ وہ دلشاد اور شوکت کے ساتھ قبر میں سے اُٹھایا گیا +

اب یہہ سوال لازم آتا ہے کہ کسطرح ہمکو انجیل کے بیان کے

موافق یقین ہو کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا ہی۔ آیا ہم ہر ایک سایل کو جو ہمسے دریافت کرتا ہی کہ تم کس باعث سے اِسبات پر یقین کرتے ہو تو یقین کے ساتھ جواب دیسکتے ہیں اور اُسکے جی اُٹھنے کی بابت کہہ سکتے ہیں کہ از روے انجیل اُسکی لاش تیسرے دن قبر میں نہیں رہی کیونکہ اُسکو قبر میں ڈھونڈھا اور نہ پایا۔ سبھوں کو جنہیں اُسکے دوست و دشمن شامل ہیں یہہ اقرار کرنا پڑا کہ کسیطرح سے اُسکی لاش قبر میں سے نکل گئی اگر یہودی اُسکی لاش کو دکھلا سکتے تو مسیح کے جی اُٹھنے کی یہہ شہرت کبھی نہ پھیلتی کیونکہ اگر عام و خاص اُسکی لاش کو دیکھ لیتے تو فوراً اُنکو معلوم ہو جاتا اور وہ یہہ بھی جان جاتے کہ جو کچھ اِسنے اپنے حقمیں جی اُٹھنے کی بابت کہا تھا وہ غلط نکلا اور یہودیونکا جو خاص مطلب تھا وہ لاش کے دیکھنے سے بر آتا مگر یوسف نے اُسکی لاش کو جب وہ صلیب پر سے اُتارا گیا قبر میں رکھا اور جب اُن سپاہیوں نے جو اُسکی قبر پر تعینات تھے تیسرے دن قبر کو اندر سے دیکھا تو قبر خالی پائی +

اُسوقت یہودی یہہ کہتے تھے کہ مسیح کو اُسکے شاگرد قبر میں سے مخفیتاً نکالکر لیگئے مگر یہہ اعتراض اُنکا باطل ہی کیونکہ جب اُسکے شاگردوں نے اُسکو گرفتار دیکھا تو وے ایسے حیران و پریشان ہو گئے کہ وہاں سے اُسکو اکیلا چھوڑ کر بھاگ گئے سو یہہ ممکن نہیں کہ وے لاش چرانے کیواسطے اپنی جان کو خطرے میں ڈالتے اور علاوہ اِسکے سپاہیونکا پہرہ اُسکی قبر پر نہایت احتیاط سے لگایا ہوا تھا پس کسطرح اُسکے شاگرد پہرے کے بیچ سے اُسکی لاش کو نکالکر لیجاتے۔ لیکن یہودیوں نے اپنی بات قایم رکھنے کیواسطے پہرے والے سپاہیونکو اِن میت سے رشوت دی کہ سپاہی یہہ بیان کریں کہ ہم سوتے تھے اور مسیح کے شاگرد آئے اور اُسکی لاش کو نکالکر لیگئے۔ تھوڑی سی عقل والا بھی یہہ بات کہہ سکتا ہی کہ جس حالت میں سپاہی بیخبر ہو کر سو گئے تو یہہ کسطرح معلوم ہو سکتا ہی کہ مسیح کے شاگرد آئے اور لاش کو لیگئے پس ہر طرح سے یہودیونکا دعویٰ غلط ہی اور اگر اِس محال کو ممکن بھی کریں تو یہہ غور کرنیکی بات ہی کہ جب مسیح زندہ تھا اور سپاہیوں نے شاگردوں کے روبرو اُسکو گرفتار کیا اُسوقت تو شاگرد چھڑا نہ سکے بلکہ بھاگ گئے اور جب وہ قبر میں گاڑا گیا تو اُسکی لاش کو چرا کر لیگئے۔ اُنہوں نے مردہ کو کیا کرنا تھا اور کہاں اُسکو لیجاتے۔ دوم اُسکی قبر پر ایک بھاری پہرہ لگایا گیا تھا کیا شاگردوں کو یہہ معلوم نہ تھا کہ اگر ہم قبر کے نزدیک بھی جاوینگے تو پکڑے جاوینگے کیونکہ اُسوقت ہر ایک دشمن تھا اور اگر کسیطور سے بھی جاتے تو اُسکو کیا کرتے +

اگر مسیح مردوں میں سے نہیں جی اُٹھا اور اُسکے شاگردوں نے اُسکا جی اُٹھنا اپنی طرف سے ظاہر کیا ہی تو نہایت ہی تعجب کی بات ہی کہ آجتک یہہ شاگردوں کی بناوٹ اور اُسکا نہ جی اُٹھنا کیوں کسینے ثابت نہیں کیا اور یہہ راز کیوں اُنیسویں صدی تک پوشیدہ رہا۔ زمانہ سلف کے مصنفوں نے حتی المقدور مسیحیوں پر بہت سے الزام لگائے پر اُنمیں سے ایک نے بھی مسیح کے زندہ ہونیسے انکار نہیں کیا +

قرآن کا مصنف بیان کرتا ہی کہ مسیح نہ تو قتل ہوا ہی اور نہ صلیب دیا گیا ہی لیکن اُسکو خدا نے آسمان پر زندہ اُٹھا لیا ہی جس حال میں اُسکے قتل اور مصلوبیت سے انکار ہی تو اُسکے جی اُٹھنے کا بھی انکار ہوگا۔ اسمیں تعجب نہیں ہی کیونکہ انجیل اور قرآن کے درمیان کسیطرح کی موافقت نہیں پائی جاتی ہی۔ باقی آیندہ

کابل

ہمارے شہری لوگوں نے ہفتہ حال میں یہاں یہہ گپ اُڑائی کہ روسی سفیر کابل میں پہونچ گیا ہی اور سفیر مذکور ترکی لباس پہنے ہوئے ہی اور ترکی ہی زبان میں گفتگو کرتا ہی۔ امیر یعقوب خان اُسکی بہت خاطر و تواضع کرتے ہیں۔ انگریزی سفیر اِس امر سے ناخوش ہی +

دوسری یہہ گپ اُڑی کہ جسقدر فوجیں کابل سے ہندوستان کی طرف واپس آرہی تھیں اُنکے نام احکام جاری ہو گئے ہیں کہ فوراً واپس ہو جاؤ کیونکہ روسیوں کی فوجیں ہیرات پہونچ گئی ہیں۔ چنانچہ اِن خبروں پر بہت لوگوں نے یقین کیا مگر ہم کہتے رہے کہ یہہ خبریں بالکل بے بنیاد ہیں چنانچہ آج جو ایک تار خبر خاص کابل سے آئی ہی اُس سے صاف معلوم ہو گیا کہ کابل میں ہر طرح سے امن و امان ہی اور کسیطرح کا کوئی خلل یہاں نہیں ہی۔ انگریزی سفارت کے تمام کار و بار عمدہ طور سے چل رہے ہیں +

معلوم نہیں کہ ایسی واہیات خبروں کے مشہور کرنے سے لوگوں کو کیا فایدہ ہوتا ہی +

ہمارے ناظرین اخبار آیندہ کو ایسی خبریں سنکر اعتبار نہ کر لیا کریں کیونکہ بعض گپی ایسی ہی خبریں اُڑایا کرتے ہیں +

بقیہ محمدیونکے اِس دعویٰ کی تحقیق کہ عیسائی اور یہودیوں کی کتابیں تحریف اور تبدیل ہوئی ہیں کہ نہیں

۱۲- اگلے زمانیکے عیسائی معلموں کی کتابیں اُنکے کُتب خانوں میں موجود ہیں اِن میں سے ایک کا نام اریجن ہے وہ بڑا بزرگ اور عالم تھا اُسنے بہت کتابیں تصنیف کیں ایک اِن میں سے دین کا اصول ہے اُسنے اِنجیل سے قریب تین سو آیت کے نکالکر اِس میں درج کی ہیں جو کوئی چاہے اِن کو اِنجیل کی آیتوں سے مقابلہ کر کے دیکھے بشرطیکہ خوب عالم ہووے تو اُسکو معلوم ہوگا کہ وہ اِنجیل جو آج کل عیسایوں کے پاس ہے وہی اِنجیل اریجن کے پاس بھی یا اور تھی اور وہ صرف دو سو برس مسیح سے پیچھے پیدا ہوا تھا اور اکثر ایسی ایسی باتونکا ذکر کرتا تھا جو ہم لوگ ہمیشہ سکھاتے ہیں کہ مسیح میں اُلوہیت تھی اور گنہگاروں کے لئے مُوا پھر جی اُٹھا اور اب زندہ ہے اور ہمکو بچاتا ہے اریجن مصر کی دارالسلطنت سکندریہ میں بڑا اُستاد تھا اِس سے پیشتر اُسی شہر میں ایک بڑا اُستاد کلامنت نام تھا اُس نے بھی کئی ایک کتابیں لکھیں ایک کتاب کا نام ہیڈگوگس ہے یعنے اُستاد اِس کتاب میں بھی اِنجیل کی بہت آیتیں لکھی ہیں اکثر اِسکے ایک صفحہ میں چار پانچ آیتیں پائیجاتی ہیں اور وہ آیتیں بھی اِنجیل میں اب ملتی ہیں یہہ دونوں صاحب یونانی زبان میں کتابیں لکھتے تھے قریب دو سو برس کے مسیح کے پیچھے موجود تھے پھر ٹرٹلین نے ایک کتاب لکھی ہے جو اب تک موجود ہے جیسے اُسکے کئی ایک صفحہ پر ۸ و ۱۰ و ۱۲ آیتیں دیکھی ہیں اُس نے صرف زبور میں سے قریب ایک سو آیت کے نکال کے اُسی ایک کتاب میں لکھی ہے اور یسعیاہ نبی کے صحیفہ سے قریب ڈیڑھ سو کے اور اِنجیل سے قریب ایک ہزار کے لکھی ہیں اور ایسی اور بھی بہت کتابیں موجود ہیں جو عیسائی بزرگوں نے محمد کیوقت سے پیشتر لکھی تھیں اور یہاں تک اِنجیل کی آیتیں اِن میں لکھی ہیں کہ اگر اِنجیل ہمارے پاس موجود نہ ہو تو ہم اِسکی ہر ایک آیت اِن کتابوں سے نکال کر اِنجیل کو اگر پورا نہیں تو کچھ کم تو بنا سکتے ہیں پس اِن کتابوں سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ عیسایوں نے محمد کے پیچھے اپنی اِنجیل کو تحریف ہرگز نہیں کیا اور محمد بار بار اقرار کرتا تھا کہ اِنجیل موجود ہے اگر کوئی نادان یہہ خام خیال کرے کہ عیسایوں نے اِن سب کتابونکو خراب کیا ہے تو یہہ بھی سوچے کہ وہ کسطرح تمام دنیا کے کتب خانوں میں گئے اور سب کو بگاڑا اور اِن کے محافظوں نے کیونکر ایسا منظور کیا اور اگر اُنہوں نے منظور بھی کیا تو ہمارے دشمن جو سب ملکوں میں ہیں اُنہوں نے اِس بے ایمانی کو ظاہر کیوں نہیں کیا +

۱۳- یہہ بھی پوشیدہ نہ رہے کہ جیسا اب غیر مذہب والے اکثر عیسائی دین سے دشمنی کرتے ہیں ویسا ہی خداوند عیسیٰ کے وقت سے لیکے آجتک دشمن چلے آئے ہیں اور اُنہوں نے ہمیشہ اُن باتوں پر اعتراض کئے ہیں جو اب تک مقدس کتابوں میں موجود ہیں مثلاً سلسس نے جو قریب ڈیڑھ سو برس کے پیچھے مسیح کے تھا اُسنے عیسائی دین کے برخلاف سچائیاں نام ایک کتاب بنائی ہے اُسکے اعتراضوں کے جواب اریجن نے دیئے ہیں اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ سلسس نے کیا لکھا ہے اُس میں وہ کہتا ہے کہ عیسیٰ نے اپنے قصوروں کے واسطے یہودیوں سے سزا پائی اور اِنجیل میں لکھا ہے کہ یہودیوں نے اُسکو بڑی تہمت لگا کے ہلاک کروایا پھر وہ کہتا ہے کہ ہم کسطرح اُسکو خدا جانیں جو اپنے تئیں چھپاتا تھا اور اپنے شاگردوں کے ہاتھ سے جو اِس کو خدا کا بیٹا اور بچانیوالا جانتے تھے پکڑوایا گیا اور اِنجیل میں بھی لکھا ہے کہ عیسیٰ نے اپنے تئیں اپنے دشمنوں سے چھپایا اور اُسکے شاگرد نے اُسکو پکڑوایا اور سلسس اکثر اِسبات کا ذکر کرتا ہے کہ مسیح نے اپنے قصوروں کے بدلے سزا پائی اور یہہ اعتراض بھی کرتا ہے کہ نبیوں نے کہا تھا کہ وہ جو آنیوالا ہے ایک بڑا بادشاہ ہوگا مگر مسیح غریب آدمی تھا حالانکہ بیشک نبی کہتے تھے اور اب تک اِن کی کتابوں میں موجود ہے کہ آنیوالا بڑا بادشاہ اور غریب غمزدہ بھی ہوگا پھر وہ کہتا ہے کہ جب مسیح پکڑا گیا تو اُسکے شاگردوں نے اُسکا اِنکار کیا ضرور وہ پطرس کی طرف اشارہ کرتا ہے اُسنے مسیح کا اِنکار کیا تھا اور بیشک سب رسول اُسکو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ اور وہ ایک عیسائی سے یہہ سوال کرتا ہے کہ تم کس دلیل سے اُسکو مانتے ہو کیا اِس دلیل سے کہ اُسنے یعنے عیسیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اپنے شاگردوں سے کہا کہ مرنیکے بعد میں جی اُٹھونگا اگر مسیح کا مطلب یہہ تھا کہ اپنی قدرت دکھا دے تو واجب تھا کہ وہ موت کے بعد سب پر خاص کر کے اُن پر ظاہر ہوتا جو اُسکے ساتھ بدسلوک اور اُسپر سزا کا حکم کرتے تھے یہہ بھی اِنجیل میں ہے کہ مسیح موت کے پیچھے زندہ ہو کر صرف اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوا پھر وہ کہتا ہے کہ واجب تھا کہ عیسیٰ صلیب پر سے اُتر آتا باوجودیکہ اُسکے دشمن بھی اُسوقت کہتے تھے کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اُتر آ پھر وہ کہتا ہے کہ میں نے اِن سب باتوں کو تمہاری کتابوں سے نکالا ہے اُن کے سوا اور کوئی میرا گواہ نہیں پھر وہ کہتا ہے کہ عیسائی کہتے ہیں کہ خدا گنہگاروں کے واسطے

مجسم ہوکر آیا اور یوحنا ہی کہ کیونکر خدا گنہگاروں کو زیادہ پسند کرتا تھا اور یہہ بھی انجیل میں کہ عیسٰی جس میں الوہیت تھی گنہگاروں کے بچانیکے واسطے بھیجا گیا غرض یہہ کہ ان باتوں سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیبل جس سے سلسس نے یہہ باتیں نکالیں یہی بیبل تھی جو اب تک موجود ہی اور پہلی دوسری صدی عیسوی میں عیسائی لوگ خدا اور مسیح اور گنہگاروں کی نجات کے باب میں یہی تعلیمیں مانتے تھے جو اب ہم ہندوستان میں سُناتے ہیں اِس سے خوب معلوم ہوتا ہی کہ بیبل اور عیسائی دین جسکو ہم مانتے ہیں کچھ نہیں بدلا لیکن جب مسلمان اقرار کرتے ہیں کہ یہہ کتابیں کلام الٰہی ہیں تو پھر وہ اگر ان کتابوںکو نہ پڑھیں اور اُن کی تعلیم کو نہ مانیں تو وہ ہرگز بازپرس الٰہی سے بری نہیں ہو سکتے کیونکہ خدا کی کلام جان کر نہیں مانتے +

اِن کتابوں میں وہ باتیں ہیں جن کا سمجھنا اب لوگوں پر واجب ہی خاصکر کے یہہ باتیں کہ خدا واحد بیحد دایم قایم اور روح ہی اور طاقت دانائی رحمت اور سچائی کامل ہی اُسی سے سب چیزیں پیدا ہوئیں پھر اُسی کی طرف جائینگی آدمی کو اُسنے پاک بنایا وہ گناہ سے ناپاک ہوگیا نیک و بد کی شناخت کے درخت کا پھل کھاکر موت کا سزاوار ہوا خدا نے اِس گناہ کے سبب اُسکو روئے زمین سے نابود نکیا بلکہ اپنے نہایت رحم سے ایک نجات دہندہ کا اقرار کیا اور انسان کی ہدایت کے واسطے واجب راست اور پاک شرع دی پھر ابرہام سے عہد باندھا اور اقرار کیا کہ تیری نسل سے تمام قومیں برکت پاوینگی پھر یہہ اقرار اسحاق اور یعقوب سے بھی کیا اور اکثر نبی اسرائیلیوں کے پاس بھیجے اور اِن کی معرفت اُنکو تعلیم اور خوشخبری دی خصوصًا یہہ کہا کہ ایک بڑا نجات دہندہ آویگا وہ مجسم ہوکے گنہگاروں کے لئے موت اُٹھاویگا پھر یہہ کتابیں ظاہر کرتی ہیں کہ کسطرح مسیح مریم کنواری کے شکم سے پیدا ہوا اور کس طرح بے عیب زندگانی بسر کی اور لوگوں کو تعلیم دی کہ مصلح حلیمی رحم دلی اور ایک دوسرے سے پیار کریں اور خود بہت عجیب کام کئے یعنے بیمار و نکو تندرست کوڑھیوں کو صاف اور مُردونکو زندہ کیا آخر اپنے ملک کے بدکار آدمیوں کی بے انصافی سے مارا گیا چنانچہ لکھا کہ وہ اُن کے گناہ کیواسطے مارا گیا۔ جو لوگ توبہ کریں اور نجات کی خوشخبری پر یقین لاوینگے وہ اُسکے خون سے ابدی زندگی پاوینگے آمین آمین +

منقولات

کیا اِس دنیا کا حال اچھا ہی

بہتیرے لوگ اپنی گزشتہ حالت پر غور کرکے خوش ہوتے ہیں وے اپنے گذرے ہوئے اچھے وقتوں کا ذکر کرتے ہیں یعنے وے کہتے ہیں کہ ہمارے لڑکپن اور ہمارے باپ کا زمانہ بہت اچھا تھا شاعر کہتے ہیں کہ گذشتہ زمانہ اعلٰے ایام تھے اگلے بہادر جو نامعلوم ابر کا برقع ڈالے ہوئے تھے بڑے بہادر تھے اور وہ کتابیں جو ایمان اور راہ و روش کے مقدموں میں معزز اور مقبول ٹھہریں قدیم کتابیں تھیں ہزاروں متفرق لوگوں سے پوچھئے تو اُن میں سے بہت زمانۂ حال کی بابت نہیں مگر گذشتہ دنوں پر فوقیت کرینگے۔ اِس بات کے چند سبب ہیں زمانۂ حال واقعی اور حقیقی ہی مگر زمانہ گذشتہ تصوری اور افسانہ ہی۔ ایک تو اپنے عجوئی پن اور ہمارے صبر و ہماری قوت بازو پر بیکار ہی۔ ہمارا پیٹ چلاتا ہی اور بجز روٹی کے جو صرف ہماری پیشانی کے پسینے سے حاصل ہوتی اور کسی چیز سے تسکین نہیں پاتا ہی ہم اُس زمانہ کی حالت میں جس میں ہمارے باپ جیتے تھے داخل ہونے سے معزول رہتے انسان کی خاصیت کی ایک عمدہ حالت یہہ ہی کہ وہ آزمائشوں کو فراموش کرتا اور سارے افسوس اور غمگینی کو جس میں اُس کی نسل مبتلا تھی کامل طور پر بازطلبی کے ناقابل ہی۔ تصور گذشتہ ایام سے خوش ہوتا ہی۔ وہ صرف اُسکی چمکاہٹ کیطرف دیکھتا ہی +

وہ اُن بہادرانہ کاموں کی ٹمٹماہٹ کیطرف جو کسی غرض سے سرفراز ہوئے تھے فریفتہ ہی جس حال کہ گناہ اور کمین پن اُن میں پوشیدہ اور اُنکو ڈھانپے ہوئے ہی + کیا زمانہ حال گذشتہ زمانے سے بدتر ہی۔ مسیحی استادگی کے ساتھ اور مسیحیوں کے طور پر جواب دینے میں ہم یقینًا یہہ ٹھہراتے کہ ایسا نہیں ہی بلکہ خلاف اُسکے بے نہایت اچھا ہی۔ ہم کئی طور پر اِس بات کو یقین کر سکینگے اِس دنیا میں نیک روح بدروح سے زیادہ تر قوی ہی اور اِس لئے بدی کا شمار زیادہ نہیں بڑھ سکتا ہی اور یہہ زیادہ صریح ہی کہ جہاں کہیں نیکی کی طرف نہ صرف قدرت اور قوت ہی بلکہ اُسکے لئے کوشش بھی کیجاتی ہی تو بس بدی مغلوب ہو جاویگی۔ علاوہ اِسکے ہمکو خدا کے کلام کی پیشینگوئیاں یقین کراتی ہیں کہ بدی مغلوب ہوگی اور تمام عالم میں سلامتی اور رضامندی کی سلطنت ہوگی۔ ہم جانتے ہیں کہ یہہ حال ایک لمحے میں نہیں ہو سکتا خدا جو ایسا کرنے پر قادر ہی اپنی قوت کو اتفاقیہ طور پر ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا ہی۔ اگرچہ وہ تمام عالم کو ایک ہی لمحے میں بنا سکتا تھا تو بھی مشا اِس دنیا کو

چھ دن میں بنایا اُسنے اپنے بیٹے یسوع کی آمد اور اُس کی راہ کی طیاری کے لئے سالہا سال لوگوں کی تربیت کی وہ اون کی نگاہوں کو اپنی قوت کی دلیلوں پر نگاہ کرنے کے لئے بلند کر سکتا تھا وہ یہودی قوم کو قوانین اور تربیت کے عظیم سلسلوں میں رکھنے کے بغیر اِس کام کو انجام تک پہونچا سکتا تھا اُسکی بابت پیشین گوئیوں کی تکمیل جاری ہی اور ہم روز مرہ کہتے ہیں کہ روز بروز اِس دنیا کی حالت بلندی پر پہونچتی جاتی ہی +

اخیر میں سادہ محسوس ماجروں سے ظاہر ہی۔ کہ یہہ دنیا نیکی اور شرافت میں بڑھتی جاتی ہی۔ روک کمتر ہی لڑائی اور بکھیڑے اکثر کم ہوتے ہیں اگرچہ ملکی لڑائیاں موقوف نہیں ہوئیں اور اُسکے خلاف جو نقصان لڑائیوں کے سبب ہوتے نہایت مہیب ہیں تو بھی وہ بڑی بربادی جو اگلے وقتوں میں ہوتی تھی جبکہ ہر شخص کا ہاتھ اپنے بھائی کے برخلاف اُٹھا رہتا تھا اندنوں نہیں ہی جیسا کہ اندنوں انسان کو انسان سے فایدہ پہونچا ہی ویسا کبھی نہ تھا۔ وے لوگ جنکا نام اِس زمین پر کبھی روشن ہُوا اندنوں ہزاروں مرتبہ دس ہزار لوگوں کو مدد پہونچاتے ہیں اور لوگ اپنے نامعلوم رفیقوں سے مدد پاتے جاتے ہیں اُن کروڑوں روپیوں کو دیکھو جو ہندوستان اور چین میں اُن لوگوں کے بچانے کے لئے جنہوں نے اپنی مصیبت کے پہلے کبھی انگلستان کے مسیحیوں سے درخواست نہ کی تھی بھیجے گئے ہیں۔ اِس زمانہ کے سب ذہین اُن لوگوں کے دعوے کو جو کہتے ہیں کہ یہہ دنیا بدتر ہو جاتی ہی رد کرتے ہیں۔ کوئی شخص نہیں جو گذشتہ تالیفوں کا احوال پڑھکر آزادی کا دم نہ بھرے۔ کوئی نہیں ہی جو گذشتہ زمانہ کی بے امنی اور بے آرائی کا حال پڑھکے بھلائی اور بہتری کے دوستانہ ہاتھوں کو معلوم نہ کرے۔ کوئی نہیں ہی جو اپنے لڑکے کو سرکاری مدرسے میں بھیجتے ہوئے یہہ نہ خیال کرے کہ اگلے زمانہ کی تواریخوں میں ایسے حال کا کہیں ذکر نہیں پایا جاتا ہی۔ کوئی نہیں جو ہر طرف دواخانہ اور شفاخانہ نہ دیکھتا ہو۔ کوئی نہیں جو اپنے یا اپنے چوگرد غصے کے خلاف نہایت تاثیر نہیں پاتا اور بیوفائی خود غرضی کی جگہہ میں محبت پاکیزگی اور استقلال کو نہیں پاتا ہی کیا اِن سارے حالات کو دیکھکر کوئی دوبارہ کہہ سکتا ہی کہ زمانہ حال کے مقابلہ میں گذشتہ زمانہ بہتر تھا۔ ہمارا زمانہ سنہلا زمانہ ہی چاہئے کہ ہم شکر گذار ہوں اِس چشمہ کا فایدہ اُٹھاویں اور نہ صرف اپنی چھوٹی کشتی کو کھیویں بلکہ اوروں کی کشتیوں کو بھی جن سے ملاقات ہو جاوے کھینچیں۔ جس حال کہ ہمنے خود سرفرازی پائی اوروں کو بھی سرفرازی بخشنے کی کوشش کریں + از کوکب ہند

مراسلات

بقیہ مسیحی مذہب ہی منجانب اللہ ہو سکتا ہی

اِس پیشگوئی کا زیادہ بیان کرنا کچھ ضرور نہیں معلوم ہوتا کیونکہ ہر ایک منصف مزاج آدمی کو اُسکے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہی کہ یہہ پیشگوئی سوا یسوع مسیح کے اور کسی کے نسبت نہیں ہو سکتی مگر بعض محمدی اپنی آنکھوں میں تعصب کا سرمہ ڈالکر کہتے ہیں کہ یہہ پیشگوئی محمد صاحب کے حق میں ہی اور اپنے اِس خیالی دعوی کے ثبوت میں چند خام دلیلیں پیش کرتے ہیں۔ اگرچہ اُنکو بار بار کافی شافی جواب مسیحیوں کی طرف سے مل گئے ہیں مگر تو بھی وہ اپنی ضد سے باز نہیں آتے اور آنکھیں بند کرکے یہی کہتے جاتے ہیں کہ یہہ پیشگوئی محمد صاحب کے حق میں ہی مثلاً وہ کہتے ہیں کہ پہلی دلیل اِس امر کی یہہ ہی کہ جیسا موسیٰ والدین سے پیدا ہوا ویسا ہی محمد بھی والدین سے پیدا ہوا لیکن مسیح صرف ما سے پیدا ہوا ہی۔ دوم موسیٰ زن و فرزند رکھتا تھا اور محمد بھی علی ہذالقیاس مگر مسیح مجرد تھا۔ سویم موسیٰ ایک ظاہری شریعت لایا اور محمد بھی ایک ظاہر شریعت لایا مگر مسیح کوئی شریعت نہیں لایا۔ چہارم موسیٰ جہاد کرتا تھا اور محمد بھی کافروں سے لڑتا تھا مگر مسیح نے اُس سے منع کیا ہی اور کبھی جہاد نہیں کیا۔ پنجم جیسا موسیٰ کی شریعت میں حرام حلال کا بیان ہی ویسا ہی محمدی شریعت میں بھی ہی مگر مسیح نے اِسکا کچھ ذکر نہیں کیا۔ ششم موسیٰ بنی اسرائیل میں سے تھا اور محمد بھی اولاد ابراہیم میں سے تھا مگر مسیح والدہ کے سبب بنی اسرائیل میں سے ہی مگر باپ کے سبب بنی اسرائیل میں سے نہیں۔ ہفتم موسیٰ اپنی موت سے فوت ہوا اور محمد بھی اپنی موت سے فوت ہوا مگر مسیح کو رومیوں نے صلیب پر کھینچا + قابل غور ہی کہ کیا یہہ وجوہات اور لوگوں پر صادق نہیں آسکتیں اگر آسکتی ہیں تو پھر محمد کی کیا خصوصیت ہی مثلاً رام چندر پر یہہ وجوہات جو محمدی اپنی کم فہمی کے باعث محمد پر لاتے ہیں بخوبی صادق آسکتی ہیں چنانچہ پہلی وجہ وہ بیان کرتے ہیں کہ محمد والدین سے پیدا ہوا اور موسیٰ بھی والدین سے پیدا ہوا اسواسطے یہہ پیش گوئی محمد پر صادق آتی ہی میری غرض ہی کہ رام چندر بھی والدین سے پیدا ہوا ہی بلکہ قابیل سے لیکر اجتک کل نبی آدم ما باپ سے پیدا ہوتے آئے ہیں اور ہوتے بھی ہیں تو اسمیں محمد کی کونسی فضیلت پائی گئی۔ دوم وجہ یہہ کہ موسیٰ زن و فرزند رکھتا تھا

اور محمد بھی وغیرہ میں کہتا ہوں رام چندر بھی زن و فرزند رکھتا تھا اُسمیں بھی محمد کی کچھ فضیلت نہیں معلوم ہوتی۔ سوئم موسیٰ ایک شریعت لایا اور محمد بھی وغیرہ میں کہتا ہوں کہ محمد کون سی شریعت لایا شاید محمدی صاحب جواب دینگے کہ قرآن لایا ہے مگر میری عرض ہے کہ قرآن کو پہلے کلام اللہ ثابت کرو پیچھے یہہ دلیل دینا کیونکہ دعویٰ بغیر دلیل کے قابل اعتبار نہیں ہوتا اور ممکن نہیں کہ قرآن کلام اللہ ہو سکے اگر خدا مدد کرے تو اسکے خاتمہ میں اسکا ذکر کرونگا۔ چہارم وجہ موسیٰ جہاد کرتا تھا اور محمد بھی وغیرہ۔ میں کہتا ہوں کہ توریت میں ہرگز حکم نہیں ہے کہ تم لوگوں کو زبردستی یہودی بناؤ جیسا کہ محمد نے کیا بلکہ محمد اور موسیٰ کے جہاد میں نہایت بڑا اور بھاری فرق ہے چنانچہ توریت کے پڑھنے والوں پر ظاہر ہو جاویگا۔ اور اگر آپ لوگ صرف جہاد کے لفظ کو پکڑیں تو خیر رام چندر نے بھی جہاد کئے ہیں خصوصاً راون کے ساتھ جو لنکا کا بادشاہ تھا۔ پنجم وجہ موسیٰ کی شریعت میں حرام حلال کا بیان ہے اور محمدی شریعت میں بھی ہے میں کہتا ہوں کہ ہندوؤں کے شاستروں اور ویدوں میں دیکھو اُنمیں بھی حرام حلال لکھا ہے مثلاً گائے ہندو لوگ مطلق نہیں کھاتے وغیرہ تو اسمیں محمدی شریعت کی کیا بزرگی پائی گئی۔ ششم وجہ موسیٰ بنی اسرائیل میں سے تھا اور محمد ابرہام کی نسل میں سے تھا وغیرہ۔ میں کہتا ہوں محمد بنی اسرائیل میں سے تو نہیں لیکن اگر آپ کچھ رشتہ ملانے چاہتے ہیں تو ہم سب نوح کی اولاد میں سے ہیں اور محمد بھی اُن میں سے ہے اور رامچندر بھی نوح کی اولاد میں سے ہے اسمیں محمد کی کیا خصوصیت ہے۔ ہفتم وجہ موسیٰ اپنی موت سے فوت ہوا اور محمد بھی ہیں کہتا ہوں کل انسان اپنی ہی موت مرے ہیں محمد کی اسمیں کیا خوبی ہے +

اور اسجگہہ پر جو محمدیوں نے اعتراض کئے ہوئے ہیں کہ یہہ پیشگوئی مسیح پر صادق نہیں آتی وغیرہ انکا جواب انشاءاللہ پیچھے دیا جائیگا مگر فی الحال محمدی صاحبوں کو یہہ مان لینا چاہئے کہ ان وجوہات سے جو اوپر مذکور ہوئی ہیں یہہ پیشگوئی محمد پر صادق نہیں آسکتی ہے + باقی آئندہ

اخبارات تار برقی

قندھار ۲۷ جولائی۔ ہیضہ کی وارداتیں بڑھگئی ہیں۔ تمام احتیاطیں اور تدابیر مناسب اختیار کی گئی ہیں جمعہ آئندہ کو ۵۔ ۱۱ شاہی توپخانہ اور ۳ کمپنیاں رجمنٹ گورکھان کی پشین اور قطع کو روانہ ہونیوالی ہیں اور اُن کے بعد اتوار کے روز اے۔ بی۔ شاہی اپی توپخانہ اور چار کمپنیاں رجمنٹ نمبر ۵۹ کی روانہ ہونگی بعد ازاں تمام فوج آہستہ آہستہ روانہ ہوتی رہیگی +

ایک منتخب جماعت افسران عنقریب ہرات کو روانہ ہونیوالی ہے اُن لوگوں کے نام ابھی تک معلوم نہیں ہیں +

ہسپتالوں میں اخبارات و مخازن و رسالہ جات موقت کو بڑی خوشی کے ساتھ قبول کیا جائیگا +

حالت تندرستی از ۲۰ لغایت ۲۶ جولائی قندھار میں دو افسران نے انتقال کیا جنکے نام مشتہر ہو چکے ہیں۔ ۲۱ سپاہیان گورہ ہسپتال میں پہونچے جنمیں سے ۱۹ نے رحلت کی۔ دیسی سپاہیوں میں سے ۱۲ شخص داخل ہسپتال ہوئے جنمیں سے ۸ نے انتقال کیا بمقام چمن بھیر کا ایک شخص داخل ہسپتال ہوا اور مرگیا۔ بمقام کوکران دو دیسی سپاہی ہسپتال میں آئے ایک مرگیا +

قندھار ۳۰ جولائی۔ ہیضہ میں کسیقدر کمی ہے کل شام ایک خفیف سی واردات ہوئی تھی مگر اُس کے بعد کوئی نہیں ہوئی +

پشاور ۳۰ جولائی۔ پشاور کے جیلخانہ سے پرسوں ایک قیدی بھاگ گیا اور گرفتار ہونے سے پہلے اُسنے چار آدمیوں کو قتل کیا۔ قیدی مذکور کل بغیر تجویز کے پھانسی دیا گیا +

قندھار ۳۰ جولائی۔ چھاونی میں گورہ سپاہیوں میں ۴۳ گھنٹے سے کوئی واردات ہیضہ کی نہیں ہوئی کپتان چشہوم صاحب متعلق رجمنٹ نمبر ۵۹۔ آج صبح بعارضہ بخار راہی ملک عدم ہوئے +

شملہ ۳۰ جولائی۔ پنجاب انفنٹری نمبر ۵ کے تیرہ سپاہی جو تھل سے فرلو پر چلے تھے ایکسو پہاڑیوں نے بمقام السوری حملہ کیا۔ اول تو بندوق کا ایک فیر کیا اور پھر قتل کرنا شروع کیا چنانچہ ایک صوبہ دار اور دو سپاہیوں کو تو قتل کیا اور کئی کو مجروح کیا اور دو گدھے اور بیل بھی پکڑ لئے مگر انجام کار سپاہیوں نے انکو مار کر بھگا دیا اور دو آدمی انکے قتل کئے اور کئی قیدی۔ یہہ جماعت سپاہیان بلا حصول اجازت رات کیوقت سفر کر رہی تھی اور نہ اُنہوں نے اپنی روانگی کی اطلاع حکام کو دی تھی +

کابل ۳۱ جولائی۔ یہاں خبر ہے کہ روسیوں کی تین فوجیں معہ دستہ ہائے تاشقند بخارا کو روانہ کی گئی ہیں + عبدالرحمان خان پسر محمد افضل خان مرحوم غالباً عنقریب بلخ پر قبضہ کر لینے کی کوشش کریگا۔ آئندہ جو کاروان ترکستان سے آئیگا اُس سے ٹھیک ٹھیک معلوم ہو جائیگا کہ وہ کیا کر رہا ہے +

سننے میں یہہ بھی آیا ہے کہ روسی گورنر ترکستان کابل میں سفیر

بھیجا چاہتا ہے۔ بالفعل تو ایک بخارائی سوداگر رعیت روس یہاں قیام رکھتا ہے اور گورنمنٹ روس سے خط وکتابت کرتا ہے۔ کابل کے تمام حالات سوداگر موصوف ترکی زبان میں لکھا کرتا ہے +

عبدالرحمان خان کی نسبت یہاں خبر ہے کہ وہ دریائے جیحون پر بیس ہزار سپاہ کا مالک ہے۔ وبائے ہیضہ کابل میں ۵ تاریخ سے ۱۲ تاریخ تک رہی بہت سے دوکانداروں نے اس عرصہ میں اپنی اپنی دوکانیں اور کارخانے بند کر دئے تھے۔ امیر صاحب نے بھی ۱۵ روز کے واسطے دربار بند کر دیا تھا۔ بہت سے آدمی مرض مذکور سے ہلاک ہوئے ہیں منجملہ اُنکے سابق گورنر ہرات (یا اُسکا بھائی بھی) کوچ کر گیا۔ اور سرناک محمد کے بھائی اور سردار محمد علیخان کے بیٹے نے بھی رحلت کی۔ ۱۷۔ تاریخ کو مرض مذکور کم ہونے لگا تھا +

امیر صاحب نے قادری جان قاضی پشاور کو نکالدیا ہے اور اُس سے کہدیا ہے کہ اگر تم پھر کابل میں آؤگے تو تمکو قتل کر دیا جائیگا۔ دس سال ہوئے کہ یہہ شخص تحصیلداری نوشہرہ سے بعلت رشوت ستانی موقوف کیا گیا تھا اور کابل میں پناہ گزین ہو کر امیر شیر علیخان کے پاس نوکر ہو گیا تھا اُسوقت اُسنے امیر یعقوبخان کے معاملات میں مشکلات پیدا کر دی تھیں۔ یہی وجہ اُسکی برخاستگی کی ہے +

سننے میں آیا ہے کہ ۱۳ ماہ جولائی کو جلال آباد میں بڑا طوفان آیا اور امیر صاحب کے ایک سپاہی نے حقہ پیتے وقت اتفاقیہ طور پر اُن ذخایر کو آگ لگا دی جو انگریزوں نے امیر صاحب کو دئے تھے جس سے بہت سا گھی اور غلہ جلگیا۔ امیر صاحب نے اِس نقصان کی خبر سنکر حکم دیا کہ ذخایر مذکور کو گندمک سے کابل کو لے آؤ +

لنڈن ۳۱ جولائی۔ ایک ضمیمہ تخمینہ فوجی تعدادی ۳ ملین بابت جنگ زولو کے منظور کرنے کی درخواست کی گئی ہے جس سے بجٹ کی افزونی مبدل بہ کمی ۱۶۳۰۰۰ پونڈ ہو گی یہہ کمی نوآبادیونکو پوری کرنی ہو گی۔ تجویز ہے کہ روپیہ بذریعہ اجرائے کفالات نامجات خزانہ حاصل کیا جاویگا +

شملہ ۳۰ جولائی۔ جنرل سٹوارٹ صاحب اور قندھار کے گورنر جدید کی ملاقاتیں ہو گئی ہیں اور شہر اور صوبہ قندھار کی حکومت تفویض گورنر جدید کرنے کی تدابیر ہو رہی ہیں +

شملہ مغربی افغانستان سے کوئی ضروری خبر نہیں آئی۔ ۲۰ جولائی نہایت گرمی رہی۔ ۱۷۔ تاریخ تک پانچ چھہ اشخاص ہر روز ہیضہ سے مرتے تھے اب ۱۸ تک نوبت پہونچ گئی ہے اور ہیضہ کا زور ہرات کی طرف بڑھتا جاتا ہے۔ رسالہ اور توپخانہ اسپی اور دو کمپنیاں رجمنٹ نمبر ۵۹ شہر کے باہر چار میل کے فاصلہ پر مقیم ہیں اور رجمنٹ نمبر ۶۶ کی ۴ کمپنیاں چھاؤنی کے قریب ایک باغ میں پڑی ہوئی ہیں +

شملہ ۳۱۔ جولائی۔ جنگ افغانستان کی بابت مندرجہ ذیل ہندوستانی صاحبونکو اعزاز عطا ہوئے ہیں۔ نواب غلام حسین صاحب کو سی۔ ایس۔ آئی۔ سردار بکرما سنگھہ صاحب کپور تھلہ کو سی۔ ایس۔ آئی۔ مہاراجہ پرتاب سنگھہ صاحب جودھپور۔ اور صاحبزادہ عبید اللہ خانصاحب ٹونک اور مہاراجہ جوبندر و موہن صاحب ٹیگور کو بھی خطاب سی۔ ایس۔ آئی۔ عطا ہوا +

شملہ ۲۔ اگست۔ آج کے گزٹ آف انڈیا میں گورنمنٹ ہند کی طرف سے ایک حکم درباب تخفیف اخراجات محکمہ تعمیرات شایع ہوا ہے۔ اُس حکم سے معلوم ہوا ہے کہ اب اُسکا عمل درآمد بھی ہونے والا ہے کیونکہ صیغہ تعمیرات کے بعض بعض حاکموں کی نسبت برخاستگی کی تجویز درپیش ہے +

فوجی افسران جو صیغہ مذکور میں داخل ہیں اُن کے عہدہ کے موافق پنشن دیجائیگی۔ سوائے اُسکے ایک ایک ماہ کی تنخواہ بحساب فی سال بطور انعام کے بھی اُنکو ملیگی +

رائل انجینیر اس عمل درآمد سے علیحدہ ہے۔ سیول انجینیروں کو جو دس تک خدمت کر چکے اُنکو سالانہ ایک ہزار روپیہ بطور پنشن کے ملا کریگا اور جنھوں نے پندرہ سال ملازمت کی ہے اُنکو سالانہ تین ہزار روپیہ ملا کریگا۔ اور پچیس برس والوں کی خدمت کا حق پانچ ہزار روپیہ سالانہ ہوگا +

مدراس ۴ اگست۔ پلٹن دیسی نمبر ۱ کا باقی حصہ آج ضلع رمپا کی طرف روانہ ہو گیا۔ معلوم ہو گیا ہے کہ وہاں پر روز بروز سرکشی اور بغاوت ترقی پکڑتی جاتی ہے۔ وہ دو خانی جہاز جو باغی لوگ لیگئے تھے پھر سرکار انگریزی کے قبضہ میں بلا خلل آگیا ہے +

قندھار ۴ اگست۔ پلٹن گورکھا اور توپخانہ کی گیارھویں برگیڈ کی باٹری نمبر ۵ یکم اگست کو شیبن میں پہونچی۔ اور پلٹن نمبر ۵۹ کی ایک کمپنی ارگنداب میں داخل ہوئی۔ اور آج کیمپ میں ہیضہ شروع ہو گیا ہے۔ آج رات کو توپخانہ کی برگیڈ بی کی باٹری اے اور پلٹن نمبر ۵۹ کا ایک حصہ شیبن کی طرف روانہ ہو گا۔ کل شہر میں پھر ہیضہ شروع ہونے لگا ہے +

جو فوج انگریزی شاہ شجاع کے ہمراہ گئی تھی اور مردوں کے لئے اُسوقت ایک قبرستان بنایا گیا تھا وہ جگہ یہ قبرستان کی دریافت ہو گئی ہے چنانچہ جو حصہ اُسکی دیوار کا منہدم ہو گیا تھا اب وہ تیار کیا گیا ہے +

بمبئی ۴ اگست۔ اخبار ٹائمس آف انڈیا کے پاس ایک تار خبر لنڈن سے آئی ہے اُس میں لکھا ہے کہ لفٹنٹ کیسر کی نسبت جو کورٹ مارشل ہوا تھا سو بعد ثبوت جرم قتل کا فتوی دیا گیا ہے۔ کیونکہ لفٹنٹ مذکور نے دشمنوں کے



سامھنے پست ہمتی دکھلائی تھی۔ اُسکی بابت لنڈن میں بہت چرچا ہورہا ہے۔ جمعہ کے روز ہوس آف لارڈس میں اِس مقدمہ کی بابت بہت بحث ہوئی اور ہوس آف لارڈس نے گورنمنٹ سے درخواست کی کہ مقدمہ مذکور کی مسل ہمارے سامھنے پیش ہو مگر گورنمنٹ نے مسل کے دینے سے انکار کیا کیونکہ تاحال مقدمہ زیرتجویز رہا اور جوکچھ ہوا ہے وہ ابھی فیصل نہیں ہوا ہے +

لنڈن ۲ اگست۔ ہوس آف کامنس میں تیسری بار اُس مسودہ قانون قرضہ پر جو گورنمنٹ ہند ہوم گورنمنٹ سے لینا چاہتی ہے غور ہوئی۔ ۴ اگست کو سرنارتھکوٹ صاحب یہہ رائے پیش کرینگے کہ گورنر جنرل ہند کے پاس ایک تحریری شکریہ بھیجا جاوے کیونکہ صاحب ممدوح نے فوج ہند کے ذریعہ سے نہایت عمدہ طریقہ سے جنگ افغانستان کے معاملہ کو انجام دیا۔ اور اسیطرح ایک ایک شکریہ صاحبان مندرجہ ذیل جنرلوں کے نام بھیجا جانا چاہئے۔ جنرل سٹوارٹ صاحب جنرل بروُنصاحب۔ جنرل ماڈو صاحب جنرل بڈلف صاحب جنرل اِٹنبس صاحب۔ اور ظاہر کیا جاوے کہ ہم تمام فوج دیسی اور اُسکے افسران سے خوش ہیں کیونکہ اُنہوں نے جنگ افغانستان میں بڑی ہمت اور دلاوری دکھلائی ہے +

رومیلیا کو روسی فوج نے خالی کردیا ہے +

گرینڈ ڈیوک قسطنطین کے علاقہ میں ایکسو آدمی فرقہ نہلسٹ کے گرفتار ہوئے ہیں +

لنڈن ۳ اگست۔ وہ خبر جو کیپ ٹونسے ۵ جولائی کی آئی ہے اُس سے معلوم ہوا کہ لارڈ چلمسفورڈ نے استعفا دیدیا ہے اور صاحب موصوف ہندوستان کی طرف آرہے ہیں +

لنڈن ۳ اگست۔ ایک اور خبر جو کیپ ٹون سے تاریخ مذکورہ بالا کی آئی اُس سے معلوم ہوا کہ مقام اندینی اور مارگوینی آگ سے جلادئے گئے ہیں سہمی ڈابل ہوزی نے جو زولوؤں کا ایک بڑا سردار ہے اپنے تئیں انگریزوں کے سپرد کردیا ہے اور اب یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ انگریزی فوج موسم حال میں پیش قدمی نہیں کریگی۔ وہاں پر فوج کا سامان لیجانا مشکل ہوجاتا ہے کیونکہ بیل بہت مرجاتے ہیں +

یہہ مقرر ہوگیا ہے کہ فوج کا کچھ حصہ مقام ایکوئی میں داخل ہوجاوے +

جنگی جہازوں کے سپاہی انگلنڈ کیطرف روانہ ہوگئے ہیں +

سینٹ پیٹرزبرگ ۳ اگست۔ اخبار گولاس میں لکھا ہے کہ ہمکو یقین نہیں ہے کہ وہ فوج جو ماہ جون میں مقام چکسلر سے روانہ ہوئی تھی سو وہ صرف قوم ترکمان کے تنبیہ کے لئے روانہ ہوئی تھی بلکہ ہم یہہ خیال کرتے ہیں کہ وہ فارس کی سرحد میں اپنی فوج کے لئے ایک قیامگاہ تیار کرنیکے لئے گئی تھی۔ اور اُسکا مطلب یہہ تھا کہ اگر انگلنڈ ہرات کو لینا چاہے تو مزاحمت کے لئے یہہ اچھی جگہہ ہوگی +

شملہ ۴ اگست۔ ایک تار خبر جو کابل سے سرلوئیس کیگناری صاحب نے بھیجی ہے اُس سے معلوم ہوا کہ کابل میں تمام کام عمدہ طور سے چلتے ہیں اور ہر طرح سے یہاں پر امن وامان ہے۔ یہاں ۳۱ جولائی کو ایک زلزلہ سختی کے ساتھ آیا +

لنڈن ۵ اگست۔ کل شام کو ہوس آف کامنس میں سرنارتھکوٹ صاحب نے اپنی رائے میں یہہ بیان کیا کہ جو شکریہ جنگ افغانستان کی بابت فوجی افسران کا کیا جاوے اُسمیں سپہ سالار افواج ہند یعنے سرفریڈرک ہینز کا بھی شکریہ ادا کیا جاوے۔ صاحب موصوف نے افغانستان کے حملہ اور فوجوں کی نہایت تعریف کی ہے۔ اور یہہ بیان کیا ہے کہ خاصکر ہندوستانی سپاہیوں اور افسروں کا شکریہ کرنا چاہئے اور صاحب ممدوح کا بیان ہے کہ مجکو اُمید ہے کہ اگرچہ افغانستان مغلوب ہوگیا ہے مگر تو بھی آئندہ افغانستان کی دوستی گورنمنٹ انگریزی سے بحال رہیگی +

لارڈ ہارٹنگٹن صاحب نے بیان کیا کہ فوج اور افسروں کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے مگر گورنر جنرل ہند کے پاس شکریہ بھیجنا بے فایدہ ہے + ۴

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلان کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت اُسکی فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کیگئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدے +

دستخط

جی۔ ای۔ وکیفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلس صاحب کے اہتمام سے چھپا

